سوال

رمی جمار کا وقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تینوں ایام تشریق میں رمی جمار کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے ؟ کیا یہ صحیح ہے کہ خاص ان دنوں میں حاجی کو چاہیے کہ ان جمروں کو رات کو رمی کر لے کیونکہ دن کے وقت بے پناہ رش کی وجہ سے رمی کرنا بے حد مشکل ہوتا ہے، لہذا بعض لوگ اس صحیح حدیث سے استدلال کرتے ہیں جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی کے دن منیٰ میں سوال کیا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا :

(لاحرج)

"کوئی حرج نہیں ۔"

ایک آدمی نے آپ سے یہ سوال کیا کہ میں نے قربانی سے پہلے بال منڈوا دیئے ہیں تو آپ نے فرمایا :

(اذبح ولاحرج)

"اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ۔"

ایک نے کہا کہ میں نے مغرب کے بعد رمی کی ہے تو آپ نے فرمایا :

(لاحرج)

"کوئی حرج نہیں ۔"

ان حضرات کا استدلال یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو رمی کی اجازت دے دی تھی جبکہ قربانی کے دن حاجی کے لیے رمی کرنا ایک انتہائی اہم واجب ہے، حتیٰ کہ وہ تحلل اول کی صورت میں حلال ہو جائے تو باقی تینوں ایام تشریق میں وہ رات کو رمی کیوں نہیں کر سکتا جبکہ وہ یوم نحر کی نسبت کم وجوب کے حامل ہیں، تو یہ گویا اس بات کی دلیل ہے کہ تینوں ایام تشریق میں رات کے وقت بھی رمی کرنا جائز ہے ۔ تو سوال یہ ہے کہ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو رات کو رمی جمار کرے، کیا اس پر کوئی فدیہ لازم ہے یا نہیں ؟ امید ہے کہ عزت مآب مدلل اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایام تشریق میں رمی جمار کا وقت زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک ہے کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

(رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرة یوم النحر ضحی' واما بعد' فاذازالت الشمس) (صحیح مسلم' الحج' باب بیان وقت استحباب الرمی' ح: 314/1299)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقربانی کے دن ضحیٰ کے وقت اور اس دن کے بعد زوال کے ببعد رمی کی ۔"

اور امام بخاری نے یہ روایت ذکر فرمائی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا توانہوں نے فرمایا :

(کنا نتحین' فاذازالت الشمس رمینا) (صحیح البخاري' الحج' باب رمی الجمار' ح: 1746)

"ہم انتظار کرتے تھے اور جب آفتاب زوال پذیر ہو جاتا تو ہم رمی کرتے ۔"

جمہور علماء کا بھی یہی مذہب ہے، ہاں البتہ اگر کوئی شخص رات کو کسی مجبوری کی وجہ سے رمی کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ جسے استطاعت ہو تو وہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے رمی کرلے تاکہ سنت کے مطابق عمل ہوسکے اور اختلاف سے بھی بچا جاسکے ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت رات کو رمی کرنے کی دلیل نہیں ہے کیونکہ سائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی کے دن سوال کیا تھا، لہذا اس کے الفاظ "بعد ما امسیت" کے معنی زوال کے بعد کے ہیں، ہاں البتہ رات کو رمی کرنے کے بارے میں اس سے یہ استدلال ضرور کیا جاسکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی نص صریح ثابت نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کناں ہو کہ رات کو رمی کرنا جائز نہیں ہے کہ اصل تو جواز ہے لیکن افضل اور زیادہ احتیاط تو اس میں ہے کہ دن کے وقت رمی کی جائے اور اگر رات کو رمی کرنے کی ضرورت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ اگلے دن کی رمی سابقہ رات میں نہ کرے ۔ لیکن کمزور لوگوں کو ضرور یہ اجازت ہے کہ وہ قربانی کے دن کی رمی قربانی کی رات کے آخری حصہ میں کرسکتے ہیں جب کہ طاقتور لوگوں کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ جمرہ عقبہ کو رمی طلوع آفتاب کے بعد کریں، جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے تاکہ اس مسئلہ سے متعلق تمام احادیث میں تطبیق دی جاسکے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی